مختصر

سوانح

جناب رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از

ڈاکٹر اے۔ جارج بیکر ساکن شہر فلیڈلفیا اضلاع متحدہ

امریکہ

سنہ ۱۳۲۳ھ

مطبوعہ رفاہ عام سٹیم پریس لاہور بذریعہ البرہان لاہور

التماس

یہ مضمون ایک نیکدل وغیر متعصب و منصف مزاج مسیحی ڈاکٹر اے-جارج بیکر ساکن شہر فلیڈلفیا- اضلاع متحدہ امریکہ کا لیکچر ہے۔ جس کو اس نے کُوبیہ لٹریری انسٹیٹیوٹ فلیڈلفیا کے سامنے اسلام اور بنی اسلام پر دیا تھا۔ جس کا اردو ترجمہ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیانی نے اپنے پرچہ نمبر ۸ جلد ۱۲ بابت ماہ اگست ۱۹۱۳ء میں شائع کیا۔ جس سے حقیر نے نقل کیا اور اس کو چند ابواب و علیحدہ علیحدہ سرخیوں پر منقسم کرکے اور بعض مقامات پر حواشی اور آخر میں ایک مختصر ضمیمہ متعلق سیرت نبوی اضافہ کرکے آپ حضرات کی خدمت میں بذریعہ البرہان پیش کرتا ہوں ÷

ناظرین البرہان خود بھی ملاحظہ فرماویں گے- اور اپنی اولاد کے تعلیمی کورس میں بھی اس کو داخل فرماویں گے ÷

احقر العباد

آغا برکت - امروہہ - مراد آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امریکہ کے ایک ڈاکٹر کا لیکچر

اسلام

اور

بنیٔ اسلام پر

تمہید

اگر یہ سوال کیا جاوے کہ محمد کون تھا؟ تو اس کا جواب نام کے مسیحی ممالک میں یہ دیا جائیگا کہ وہ (نعوذ باللہ) ایک مفتری تھا جس نے مذہب اسلام کو صرف اسلئے جاری کیا کہ وہ اپنی حکومت ملک میں قائم کرے۔ اب ہم اس دعوے پر غور کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ یہ کہاں تک سچ ہے۔ اگر ہم مسیحی مصنفین کی طرف توجہ کریں تو وہاں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ واقعات کو بگاڑ کر پیش کیا گیا ہے۔ اور بعض جگہ تو محض جھوٹ سے کام لیا گیا ہے۔ کوئی مسیحی حضرت محمدؐ کی نسبت انصاف سے رائے نہیں دے سکتا۔ بلکہ حضرت محمدؐ تو الگ رہے وہ دنیا کے کسی اور مصلح مثلاً چین کے مصلح کنفیوشس۔ یا ہندوستان کے مصلح بدھ۔ یا ایران کے مصلح زردشت کی نسبت بھی منصفانہ رائے زنی نہیں کر سکتا۔ مسیحیوں کا تعصب تو اس سے بھی ظاہر ہے کہ اگر کسی رومن کیتھولک مسیحی سے سوال کیا جاوے کہ وہ لوتھر کو کیسا سمجھتا ہے تو وہ کہیگا کہ وہ کیٹ پر عاشق تھا اور اس سے شادی کرنیکی خاطر اس نے تارک الدنیا مسیحیوں کی خانقاہ کو چھوڑ دیا اور رومن کیتھولک مذہب سے اپنے تئیں الگ کر دیا اور پراٹسٹنٹ

مذہب کی بنیاد ڈالی مگر ہم میں سے جن لوگوں نے تاریخ کو پڑھا ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ الزام جھوٹا ہے ٭

جب میں جوان تھا میں نے یسوع مسیح کی ایک سوانح عمری پڑھی جو ایک یہودی کی لکھی ہوئی تھی۔ یہ کتاب عبرانی قوم کے نوجوانوں کیلئے تالیف کیگئی تھی جو ایک یہودی فاضل نے مجھے پڑھنے کے لئے دی۔ اس کتاب میں ہر ایک بُری بات یسوع مسیح اور اُسکی والدہ کیطرف منسوب کیگئی تھی یسوع مسیح کو ایک فریبی انسان دغاباز مفتری اور ملک گیری کا خواہاں بیان کیا گیا تھا۔ اور اُسکی والدہ کو (نعوذ باللہ) بدکار عورت بیان کیا گیا تھا۔ مسیحیوں نے حضرت محمدؐ کی نسبت جو لکھا ہے وہ بھی قریباً قریباً اُسی رنگ سے رنگین ہے جس رنگ سے یسوع مسیح کی نسبت یہودیوں کی تحریریں رنگین ہیں۔ سر ولیم میور[۱] اور دیگر مسیحی مصنفین جنہوں نے سر ولیم میور کے قدم پر قدم مارا ہے۔ انکی تحریریں اُسی تعصب کی ملونی اپنے اندر رکھتی ہیں جو یہودی مصنفین کی تحریروں میں پایا جاتا ہے ٭

پہلا مصنف جسکو حضرت محمدؐ کی نسبت حق کہنے کی جرأت ہوئی وہ گبن تھا۔ جس کی تصنیف ڈیکلائن اینڈ فال آف دی رومن ایمپائر ایک مشہور کتاب ہے۔ اُس کے بعد جس مصنف نے حضرت محمدؐ کی نسبت حق کہنے میں جرأت سے کام لیا وہ ٹامس کارلائل تھا۔ اُس نے جو مضمون حضرت محمدؐ کی نسبت لکھا اُسکو پڑھکر کُل انگریزی دان دنیا حیران رہ گئی۔ اس کے بعد بارسورتھ سمتھ اور عمانوایل ڈیوچ (ایک نوجوان یہودی) نے حق گوئی سے کام لیا۔ اس کے بعد بہت سے ایسے لوگ پیدا ہو گئے جنہوں نے حضرت محمدؐ کی نسبت تقریر و تحریر میں اچھی رائے ظاہر کی اور بہت سے انگریزوں فرانسیسیوں جرمنوں نے برملا دین اسلام قبول کیا ٭

جو کچھ میں اس لیکچر میں بیان کرونگا اُس کی بنا زیادہ تر دو مصنفوں پر ہے ایک محمد باقر مصنف حیات القلوب۔ دوسرا البدوی جو کہ مصر کا ایک بشپ ہے جس نے باوجود مسیحی ہونیکے حضرت محمدؐ کی نسبت صحیح واقعات درج کئے ہیں۔ گبن نے بھی اپنی مشہور کتاب ڈیکلائن اینڈ فال آف دی رومن ایمپائر میں زیادہ تر اسی مصنف سے واقعات کو اخذ کیا ہے ٭

[۱] سر ولیم میور وہی بزرگوار ہیں جنکے لئے سرسید مرحوم نے لنڈن کا سفر اختیار کیا اور جنکا جواب بہی مصنفہ کتاب خطبات احمدیہ میں دیا

باب اوّل

حالات مکہ

رسول عربی کے خاندانی حالات

کتاب حیات القلوب میں آنحضرتؐ کا پورا شجرۂ نسب حضرت اسمٰعیل تک اور حضرت اسمٰعیل سے حضرت ابراہیم تک اور حضرت ابراہیمؑ سے حضرت آدم تک پہنچایا ہے اُس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مکہ کی حکومت میں آپ کے بزرگوں کا کیا درجہ تھا۔ اور آپ کے اور آپ کے بزرگوں کی پیدائش کے حالات اور آپ کے اور آپ کے بزرگوں کے ماں باپ کے نام بھی درج ہیں*

آپ کے آباؤ اجداد میں سے **ہاشم** نام ایک نہایت مشہور و معروف آدمی تھا جو آپ کا جد امجد تھا۔ ہاشم کی شادی مدینہ کی ایک نجیب الطرفین خاتون کے ساتھ ہوئی تھی جس کا نام سلیمہ تھا۔ وہ اسباب سوداگری لیکر شام میں گیا۔ وہاں پہنچکر اپنا مال بیچا اور نیا مال خرید کر گھر کو لوٹا۔ حدود شام سے باہر ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ یہاں پہنچکر ہاشم بیمار ہو گیا اور لگے روز اسے یہ دکھائی دینے لگا کہ میری وفات کا وقت آپہنچا ہے۔ اس نے وصیت لکھنے کے لئے کاغذ مانگا۔ اس میں اپنی بیوی سلیمہ کو اپنے آئندہ پیدا ہونیوالے لڑکے کی نسبت جس کا نام اس کی ماں نے شیبہ رکھا خاص ہدایات تحریر کیں۔ اور اپنے بھائی مطلب کو بھی ہدایت کی کہ اس لڑکے کو مکہ میں رکھ کر خانہ کعبہ کے جوار میں پرورش کرے۔ ہاشم اسی شہر میں مر گیا اور وہیں دفن کیا گیا۔ جب یہ لڑکا چھ برس کا ہوا تو اس کا چچا اس کو مکہ میں لے گیا۔ اور وہیں اس کی تربیت کی۔ سن بلوغ کو پہنچکر لڑکا اپنی وراثت جدی پر قابض ہو گیا یعنی (یعنی) خانہ کعبہ کا متولی ہو گیا۔ اس لڑکے کا نام عبدالمطلب ہے۔ اس عبدالمطلب کے یہاں دس لڑکے اور تین لڑکیاں پیدا ہوئیں ابو طالب

*مورخین نے اولاد حضرت عبدالمطلب میں اختلاف کیا ہے بعض نے بارہ لڑکے اور چھ لڑکیاں اور بعض نے گیارہ لڑکے اور بعض

محمدؐ کا چچا اور عبداللہ آپ کے والد دونوں ایک ہی ماں کے بطن سے تھے۔ عبداللہ نے جو عبدالمطلب کے سب بیٹوں سے عمر میں چھوٹا تھا مکہ کی ایک عالی خاندان خاتون سے شادی کی۔ اس خاتون کے والد کا نام وہب تھا اور ماں کا نام برّہ۔ عبدالمطلب نے اپنے بیٹے کے لئے خود آمنہ کے نکاح کی درخواست کی تھی اور شادی کا انتظام بھی اس نے خود ہی کیا تھا۔ یہ خاندان بھی قریشی تھا اور یہ لوگ بھی عبدالمطلب کے دادا ہاشم کے رشتہ داروں میں سے تھے۔ اس وقت مکہ میں یہودی لوگ نہیں تھے۔ کیونکہ مکہ ہمیشہ صرف عربوں ہی کے لئے مخصوص رکھا ہوا تھا۔ اور آج تک ایسا ہی ہے۔ اس پر بھی ایک عیسائی پادری اپنے لیکچر میں جو اس نے حال ہی میں محمدؐ اور آپ کے مذہب کے متعلق دیا ہے بیان کرتا ہے کہ محمدؐ کی ماں یہودی الاصل تھی۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ انجیل کے شیدائی مسیحی جس وقت محمدؐ کے متعلق لیکچر دیتے ہیں سچ بولنے کی چنداں پرواہ نہیں کرتے۔ محمدؐ کے والد عبداللہ ایک نہایت ہی حسین اور صالح عربی جوان تھے۔ آپ کا انتقال مدینہ میں محمدؐ کی پیدائش سے پیشتر ہی ہو چکا تھا

ولادت اور رضاعت محمدؐ سنہ ۵۷۰ء میں تولد ہوئے۔ اس وقت جیسا کہ شہر کے آسودہ حال گھروں میں رواج تھا۔ قبیلہ بنی سعد[1] بن بکر میں سے حلیمہ نام ایک دائی آپ کو دودھ پلانے پر نوکر رکھی گئی۔ پانچ برس دو یوم تک محمدؐ اسی کے گھر میں رہے۔ وقتاً فوقتاً دائی آپ کو مکہ

[1]: ... قریش کا قبیلہ اپنی وضاحت بلاغت میں خاص طور پر مشہور تھا۔ قبیلہ بنی سعد کے لوگ شہر سے دور دیہات میں رہنے والے وضاحت زبان کے لحاظ سے محض اُجڈ گنوار تھے۔ آمنہ کو اس بات کا رنج کیوں نہ ہوگا کہ اس کے بچے کے کان سب سے پہلے گنواری زبان سے مانوس و آشنا ہوں۔ مگر اُس بی بی نے اپنے بچے کی حفظ صحت کے لئے جس طرح جُدائی کا صدمہ برداشت کیا اسی طرح رنج کو خوشی سے سہا۔ اس میں بھی حکمت خداوندی تھی کہ جو شخص جوان ہو کر کلام کا معجزانہ نمونہ پیش کرنے والا تھا۔ وہ بچپن میں یوں گنوار بے تہذیب چرواہوں میں پلے۔ (سوانح عمری حضرت محمدؐ صاحب بانیٔ اسلام مرتبہ شردھے پرکاش دیوجی پرچارک براہمہ دھرم مطبوعہ نولکشور پرنٹنگ ورکس لاہور) +

میں سے آئی تھی۔ تاکہ لڑکے کی والدہ اور دادا اُس کو دیکھتے رہیں دائی کو خاطر خواہ معاوضہ دیا گیا اور یوں بھی اللہ نے انکے گھر میں بڑی برکت دی جب وہ لڑکیکو اپنے گھر لیکر گئی تھی تو اس کے یہاں صرف تئیس بھیڑیں تھیں لیکن جب لڑکے کو واپس دینے آئی تو اس وقت ان کے گھر میں ہزار بھیڑیں اور تیس اونٹ تھے ÷

والدہ اور دادا کی وفات اور چچا کی سرپرستی

جب محمدؐ کی عمر چھ برس کی ہوئی تو ان کی والدہ ماجدہ ان کو ان کے والد ماجد کی قبر کی زیارت اور اپنے رشتہ داروں کے ملنے کے لئے مدینہ میں لیگئی۔ ماں بیٹا دو ماہ تک وہاں ٹھیرے اور پھر مکہ کو لوٹے ابھی رستے میں ہی تھے کہ آپ کی والدہ بیمار ہو گئیں اور رستہ میں وفات پائی اور وہیں اُن کو دفن کیا گیا۔ یہ جگہ مکہ اور مدینہ کے وسط میں تھی۔ ایک نوکر ان کے ہمراہ تھا اُس نے مکہ پہنچکر آپ کی وفات کا سارا حال عبد المطلب کو سنایا۔ عبد المطلب کو یہ خبر سنکر سخت رنج ہوا۔ اب اس نے محمدؐ کو اپنے گھر میں رکھنا شروع کیا اور وہ آپ کو خانہ کعبہ میں لیجایا کرتا تھا جب آپ کی عمر آٹھ برس کی ہوئی تھا آپ کے دادا کا بھی انتقال ہو گیا۔ اپنی وفات کیوقت اس نے اپنے ننھے یتیم پوتے کو اپنے بیٹے ابو طالب کے سپرد کیا۔ ابو طالب نے آپ کی پرورش کا خوب حق ادا کیا اور مرتے دم تک آپ کا ساتھ دیا[1] ÷

[1] ایک گروہ اسلام کا یہ خیال ہے کہ حضرت ابو طالب جناب رسول عربی پر ایمان نہیں لائے اور حالت کفر میں انتقال فرمایا۔ دوسرے گروہ کا یہ دعویٰ ہے کہ حضرت موصوف قبل اسلام بھی ملت ابراہیمی پر تھے اور کبھی آپکا دامن نجاست شرک سے آلودہ نہیں ہوا۔ آپ رسولؐ کے بڑے جانثار و خیر خواہ تھے تو آپنے اسلام قبول فرمایا اور اپنے اسلام کو بمصلحت وقت پوشیدہ رکھا۔ میں بھی رائے آخر الذکر گروہ کا مؤید ہوں اور اسکے ثبوت میں چند حکایات پیش کرتا ہوں مسٹر ڈ پیرکاٹس دیوجی سیالکوٹی حضرت محمد صاحب میں تحریر فرماتے ہیں:۔
"ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جب وہ مدینہ رسول (یعنی عبادت میں مشغول تھے تو علیؓ کا باپ ابو طالب وہاں آپہنچا اور اُس نے محمد صاحب سے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے بتا تو کس مذہب پر چلتا ہے محمد صاحب نے کہا یہ مذہب خدا کا ہے اور اسکے فرشتوں کا۔ اسکے پیغمبروں کا اور ہمارے دادا ابراہیمؑ کا۔ خدا نے مجھے اسی غرض کیلئے پیدا کیا ہے کہ میں اس کے بندوں کو جو راہ راست سے پھر گئے ہیں راہ حق پر لاؤں۔ اے چچا آپ کا حق سب سے ہے کہ میں آپ کو بھی راہ حق کی طرف بلاؤں اور آپ اسکو قبول کر کے اس کے پھیلانے میں میری مدد کریں۔ لیکن ابو طالب نے کہا کہ میں اپنے آبا و اجداد کا دین چھوڑنا نہیں چاہتا مگر اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ جب تک میں جیتا رہونگا تیرا بال بیکا نہ ہونے دونگا۔ پھر ابو طالب نے اپنے بیٹے علیؓ سے پوچھا کہ تیرا کیا مذہب ہے علیؓ نے جواب دیا میں خدا اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لے آیا ہوں اور اس کا ساتھ دونگا۔ تب ابو طالب نے کہا جاؤ ان کے ساتھ رہو وہ ہمیشہ تمکو راہ حق کیطرف بلائیگا

چچا کے ساتھ اول مرتبہ سفر شام

ابو طالب بہت کچھ آسودہ حال نہ تھا۔ لہذا محمدؐ مکہ کے گرد و نواح کی پہاڑیوں پر بھیڑیں چرایا کرتے تھے۔ جب آپ کی عمر بارہ برس کی ہوئی تو ابو طالب ایک قافلہ کے ہمراہ شام کو گیا۔ محمدؐ نے درخواست کی کہ چچا مجھے ضرور اپنے ہمراہ لے چلو۔ چچا نے ساتھ لیجانا منظور کر لیا[۵]۔ یہ سفر خیر و خوبی سے ختم ہوا۔ وہاں سے پھر کر آپ نے پھر بھیڑیں چرانے کا کام از سر نو شروع کر دیا ✣

بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۔ ناظرین اس واقعہ سے خود انصاف فرما سکتے ہیں کہ آیا ابو طالب نے اسلام قبول فرمایا تھا یا نہیں؟ جس کی اولاد سے زیادہ عزیز اور کوئی نہیں اگر وہ خود معتقد اسلام نہ ہوتے تو علی رتضیٰ سے یہ نہ فرماتے کہ تم ان کے ساتھ رہو وہ ہمیشہ تم کو راہ حق کی طرف بلائیگا۔ آپ کا رسول سے یہ فرمانا کہ میں اپنے آباؤ اجداد کا دین چھوڑنا نہیں چاہتا بلحاظ وقت اب میں وہ الذکر گروہ میں سے ایک بزرگ کا بیان آخر الذکر کی تائید میں پیش کرتا ہوں۔ شمس العلماء مولانا حافظ نذیر احمد صاحب ایل ایل ڈی مہمات الامہ میں تحریر فرماتے ہیں :-

"جس وقت پیغمبر صاحب نے اسلام کی منادی شروع کی۔ ان کے چچا ابو طالب زندہ تھے اور گو انہوں نے کھلا اسلام قبول نہیں کیا مگر وہ دل سے پیغمبر صاحب کو سچا پیغمبر اور اسلام کو خدائی دین سمجھتے تھے اور اگر وہ کافر بھی تھے جیسا کہ بعض متشدد خیال کرتے ہیں تو ہمارے نزدیک اسلام ہم لوگوں سے اسلام سے ان کے کفر کا بہت زیادہ ممنون ہے۔ یعنی صدق اپنے پیغمبر کا، ابو طالب جیسی ہمدردی ہم کو نصیب ہماری نسلوں کو نصیب۔ ہر چند ابو طالب بیٹے والد عبد المطلب کے بعد تمام قبیلہ قریش کے بڑے ہوئے رئیس تھے۔ اس کی حمایت کے ہوتے پیغمبر صاحب کو کسی کی حمایت کی ضرورت نہ تھی مگر خرابی اگر تھی تو گھر کی اپنے ہی خاندان میں پھوٹ تھی۔ ایک چچا ابو طالب تھے جو پیغمبر صاحب کو اپنے صلبی بیٹوں پر ترجیح دیتے تھے۔ جہاں پیغمبر صاحب کا پسینہ گرے، اپنا خون بہانے کو موجود اور ایک چچا ابو لہب تھا جو اسلام کے نام سے چڑتا تھا اور پیغمبر صاحب کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں خون اترتا تھا۔ پس ابو طالب کی حمایت پیغمبر صاحب کی جان کی ضمانت تھی۔ اس سے زیادہ نہیں۔" (منقول از پرچہ عصمت ماہ دسمبر ۱۹۱۴ء جلد ۱۳ نمبر ۶) ✣

یہ تصرف حقیر کا نہیں بلکہ اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کی طرف سے ہے ✣

[۵] مسلمانوں کی روایتوں میں لکھا ہے کہ جب قافلہ سفر کرتا ہوا بصرہ پہنچا تو وہاں بحیرہ نامی ایک راہب سے محمد صاحب کی گفتگو ہوئی۔ وہ ان کی ذہانت، فطانت، خوش بیانی اور شیریں زبانی سے سخت حیران ہوا۔

بالائے سرش ز ہوشمندی ✣ می تافت ستارۂ بلندی ✣

اس راہب نے ابو طالب کو بھتیجے کی خبر گیری کی بہت تاکید کی۔ اور انہیں یقین دلایا کہ یہ لڑکا آفتاب عرب ہوگا اور عرب بت پرستی کا نام و نشان مٹا دیگا۔ ایسا نہ ہو کہ کہیں یہ یہودیوں کے پھندے میں پھنس جائے اور وہ اس کو مار ڈالیں۔ بعض روایتوں میں لکھا ہے کہ اس نے یہ بھی کہا تھا کہ یہ وہ شخص ہے جس کے آنے کی خبر مسیح ابن مریم نے دی تھی اور بیشک یہ خدا کا رسول اور خاتم النبیین ہوگا۔ ابو طالب نے بیرہ کے یہ خیال کر کے محمد صاحب کی حفاظت میں نہایت اہتمام کیا ✣

محمد صاحب کو اس سفر سے بہت فائدہ پہنچا۔ انہوں نے ان پہاڑوں اور شہروں کو دیکھا اور ان کے حالات دریافت کئے جو عرب کی تواریخ میں مشہور اور معروف تھے۔ سفر کرتے ہوئے مختلف قطعات ملک کو دیکھ کر ان کے دل میں خدائے عزوجل کی شان کا ایک اعلیٰ خیال آتا تھا۔ پہاڑوں، جنگلوں، ریگستانوں، ندیوں، نالوں، غرض کل کائنات عالم نے ان کے دل پر ایک ہیبت طاری کر دی۔ جب کبھی بعد ازاں انہوں نے خدا کی ہستی پر کچھ دلیل دینی چاہی تو انہی چیزوں کی طرف اشارہ کیا "دیکھا کر تم نہیں جانتے کہ یہ کل چیزیں کس نے پیدا کی ہیں۔ اور کس طرح زبان حال سے یہ اس کی ہستی پر شہادت دے رہی ہیں" (سوانح عمری حضرت محمد صاحب بانئ اسلام از شردھے پرکاش دیوجی) ✣

فہرست کتب موجودہ دفتر البرہان

نوٹ: محصول ڈاک بذمہ خریدار ہے۔ آٹھ آنہ سے کم کتابیں بذریعہ وی۔ پی روانہ نہ ہونگی اس سے کم مقدار کے لئے ٹکٹ آنے چاہئیں +

ترجمہ الشہادتین - یعنی جناب مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کی بینظیر تصنیف سر الشہادتین کا عام فہم و سلیس اُردو ترجمہ مع اصل کتاب مترجمہ جناب خواجہ مولوی غلام الحسنین صاحب پانی پتی مع زیادتی فہرست ابواب و تذکرہ مصنف قابل دید رسالہ ہے۔ ذاکرین و عاشقان حسینؑ ضرور اور جلد طلب فرمائیں - یہ رسالہ بطور سند ہر شخص کے پاس رہنا چاہیئے۔ قیمت صرف ۲ +

فتح عظیم - جناب چودھری جعفر حسین صاحب بی۔ اے مرحوم کا بے بہا رسالہ جو نہایت طرز جدید اور خوش اسلوبی کے ساتھ مختصراً جمیع حالات کربلا کو شامل ہے اور مرحوم کی یادگار میں دفتر البرہان نے شائع کیا ہے۔ اکثر نسخے بطور وقف تقسیم کئے گئے صرف تھوڑی سی جلدیں بغرض فروخت رکھی گئی ہیں۔ شائقین بہت جلد طلب فرمائیں قیمت صرف ۳ +

نور العین فی جواز البکا علی الحسین - جناب زبدۃ العارفین مولانا مولوی سید محسن علی شاہ صاحب کی بے نظیر تصنیف۔ قیمت ۵ +

رسالہ تقلید - برادران ایمانی پر مخفی نہیں کہ ہر اُس شخص کو جو مجتہد نہ ہو اور قرآن و حدیث سے احکام خود نہ نکال سکتا ہو۔ مسائل جزئیہ فرعیہ کو ایسے مجتہد جامع الشرائط سے بغرض عمل دریافت و یاد کرنا ضروری و واجب ہے جو تمام عالم میں اعلم ہو اُسی کو تقلید کہتے ہیں چونکہ بعض عدول اہل خبرہ کی شہادت سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ بعد حضرت حجۃ الاسلام آخوند ملا محمد کاظم الخراسانی مرحوم قدس سرہٗ اس وقت اعلم جنکی تقلید واجب ہے۔ جناب حجۃ الاسلام آقائے حاجی سید مصطفےٰ مجتہد نجفی کاشانی مدظلہ العالی ہیں۔ اس لئے بغرض عام افادہ برادران اہل ہند اپنا ایک دینی فرض سمجھ کر جناب موصوف کا رسالہ تقلید بدیہ حجۃ فارسی

زبان میں بطور سوال وجواب شائع ہوا ہے خود آنجناب کا دستخطی وتصحیح شدہ حاصل کرکے نہایت سلیس وعام فہم اُردو میں ترجمہ کراکر چھاپ دیا ہے تاکہ ہر ایک شخص ان جواہر بے بہا سے مستفیض ومستفید ہو سکے۔ مسائل تطہیر نجاسات سے لیکر معاملات خرید وفروخت تک جملہ احکام ضروریہ جنکی ہر شخص کو شب وروز ضرورت پڑتی ہے اسمیں موجود ہیں قیمت ۱۲ محصول بذمہ خریدار

البدر التمام۔ اردو ترجمہ الہیئۃ والاسلام۔ یہ کتاب اپنی وضع میں بالکل نئی ہے۔ اس میں ثابت کیا ہے کہ علم ہیئت جدید جو زمانہ موجودہ کی تحقیقات کا مایۂ ناز ہے وہ پیغمبر خدا اور ان کے اصحاب واوصیاء کرام اب سے تیرہ سو برس قبل نہایت توضیح کے ساتھ بیان فرما چکے ہیں جبکہ نہ علوم کی یہ ترقی تھی اور نہ آلات تحقیق ایجاد ہوئے تھے قیمت عہ مجلد ۱۲

تحفۃ الاتقیاء۔ اُردو ترجمہ تنزیہ الانبیاء یہ کتاب تخطیۃ الانبیاء کا جواب ہے جس کے مصنف نے حضرت آدمؑ سے تا حضرت خاتمؐ اکثر انبیاء پر الزام لگانے میں دریغ نہیں کیا۔ اس کتاب کے مصنف نے عصمت انبیاء پر براہین عقلیہ قائم کرکے ہر شبہ کا جواب خوبی سے دیا ہے قیمت عہ مجلد عہ

سحر مبین فی اوصاف المعصومینؑ یعنی چہاردہ معصومین کے سچے اور صحیح فضائل ومناقب میں ایک نادر اور جدید مجموعہ نظم۔ نہایت خوش خط وخوشنما رنگین وسنہری ٹائیٹل پیج قیمت ۸ مجلد ۱۲

اخلاق المعصومینؑ۔ از حضرت خاتم النبیینؐ تا حضرت خاتم الوصیینؑ چہاردہ معصومین کے مکارم اخلاق کا نمونہ۔ اردو زبان میں ایسا مجموعہ موجود نہیں۔ قیمت ۸

طریقۃ الصلوٰۃ۔ جس میں جملہ واجب وبعض سنتی نمازوں کے طریق اور احکام کو اسطرح بیان کیا ہے کہ معمولی لیاقت کا آدمی بھی آسانی سے سیکھ سکتا ہے قیمت ۲

الدرر الفرائد فی احسن العقائد۔ بچوں کی تعلیم کے لئے ایک نادر اعتقادیہ رسالہ قیمت ۱

صحیفۂ رضویہ مع ترجمہ اردو۔ جو خلیفہ مامون رشید کی خواہش کے موافق حضرت امام رضاؑ نے تحریر فرمایا تھا جس میں جملہ اصول عقائد کو نہایت مختصر بیان فرمایا ہے قیمت ۱

مینیجر البرہان بازار حکیماں لاہور سے طلب کرو